

معنی پر لیا ہے، پھر فرمایا ہے کہ محاورہ ساتھ نہیں دیتا۔

لیکن اس تکلف کی ضرورت کیا ہے؟ "منظور نہیں" کو عام معنی

میں کیوں استعمال نہ کیا جائے؟ یعنی ہم نہیں مانتے، ہمیں یہ تسلیم نہیں۔

شرح : لوگ کہتے ہیں کہ یہ دنیا محبوب حقیقی کی کمر ہے، جو شاعروں کے

نزدیک مہوہوم مانی جاتی ہے۔ یقیناً اس طرح ہستی دنیا کی نفی تو ہو گئی، لیکن لوگ

ساتھ ہی "ہے" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، جس سے اثبات کا پہلو نکلتا ہے، لہذا

ہم ان کا قول تسلیم نہیں کرتے، کیونکہ دنیا اس درجہ معدوم ہے کہ اس کی نفی کرتے

ہوئے بھی کوئی اثباتی لفظ لانا قابل قبول نہیں سمجھا جاسکتا۔

۴۔ لغات۔ تنک ظرفی : ظرف کا تنگ ہونا، کم حوصلہ اور بے ہمت ہونا۔

منصور : اصل نام حسین تھا، منصور اس کے والد کا نام تھا، لیکن شعراء میں

اصل نام کے بجائے باپ ہی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ روایت ہے کہ اس نے

"انا الحق" کہا، یعنی میں خدا ہوں اور موت کی سزا پائی۔

شرح : یقیناً ہماری ہستی کا قطرہ بھی سمندر میں مل کر سمندر بن چکا ہے،

یعنی ہمیں بھی فنا فی الذات کا مقام حاصل ہو چکا ہے، لیکن ہمارا ظرف منصور کی

طرح تنگ نہیں کہ چھلک جائیں اور "انا الحق" پکار اٹھیں۔ ہم اس کم حوصلہ اور بے ہمت

کی پیروی نہیں کر سکتے، جو فنا فی الذات کے مقام پر پہنچ جانے کے بعد اپنے آپ

پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور صبر و ضبط نہ کر سکا۔

۵۔ لغات۔ پُر عریبہ : جنگجو، لڑاکا، ہنگامہ آرا۔

گوں : روش۔ ڈھب۔ قابل۔ لائق۔

لہنجورہ : بیمار۔ کمزور۔ ناتواں۔

شرح : اے خرابی کے ذوق و شوق! افسوس کہ پہلے کی سی طاقت باقی

درہی۔ میرا جسم عشق کے صدمے سے سہ سہ کر اس درجہ بیمار، کمزور اور ناتواں ہو گیا کہ

اب عشق کی معرکہ آرائیوں اور ہنگامہ خیزوں کے قابل نہیں رہا۔